

از عدالتِ عظمیٰ

سجیر کیشو نائک

بنام

سجیر گنیش نائک

تاریخ فیصلہ: 12 دسمبر 1991

[کے۔ جگنا تھ شیٹی اور آر۔ ایم۔ سہی، جسٹس صاحبان۔]

کیرالہ کورٹ فیس اینڈ سوٹ ویلوی ایشن ایکٹ، 1959: دفعہ 36- شراکت داری اور کھاتوں کو تحلیل کرنے کا مقدمہ- عدالت کی فیس- کا حساب- مدعا عالیہ مقدمے کی کم قیمت پر اعتراض اٹھاتا ہے- آیا دعویٰ تشخیص کی درستگی کا جائزہ لے سکتی ہے اور مقدمے کی مناسب قیمت کرنے کی ہدایت دے سکتی ہے- کورٹ فیس ایکٹ، 1870: دفعہ 7 (iv) (f)- مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908: دفعہ 15 اور آرڈر 7 قاعدہ 11-

اپیل کنندہ مدعا علیہ کے ساتھ شراکت داری میں کاروبار کر رہا تھا۔ ان کے درمیان اختلافات کے نتیجے میں، اپیل کنندہ نے اعلامیے کے لیے دعویٰ دائر کیا کہ شراکت داری ختم ہو گئی ہے اور مدعا علیہ اکاؤنٹس کی حوالگی کا جوابدہ ہے۔ عدالتی فیس اور دائرہ اختیار کے مقاصد کے لیے دعویٰ کی قیمت 10,050 روپے مقرر کی گئی۔ مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ اپیل کنندہ نے کسی دوسری جگہ پر فرم کے کھاتے سے بڑی رقم نکالی تھی جس کی اپیل کنندہ بنیادی طور پر دیکھ بھال کر رہا تھا اور اس لیے یہ مدعا علیہ ہی تھا جو اپیل کنندہ سے بڑی رقم کا حساب کتاب کرنے کا حقدار تھا۔ نقل میں، اپیل کنندہ نے دعویٰ کیا کہ تحلیل کی تاریخ سے اس پر 28 لاکھ روپے کی رقم واجب الادا تھی۔ اس عرضی کے پیش نظر اور دعویٰ علیہ کے اعتراض پر مقدمے کی تشخیص کے بارے میں ایک اضافی مسئلہ وضع کیا گیا۔

ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کے اس دعوے کے پیش نظر کہ شراکت داری کو تحلیل کرنے پر اس کے پاس 28 لاکھ روپے کی رقم واجب الادا تھی، یہ ظاہر ہے کہ اس دعویٰ کی قیمت کم کی گئی تھی۔ اس لیے اس نے اسے تشخیص کو درست کرنے اور نامکمل عدالتی فیس ادا کرنے کی ہدایت کی۔

نظر ثانی میں، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اگرچہ دعویٰ عام طور پر مدعی کی طرف سے دکھائی گئی تشخیص کی درستگی کا جائزہ لینے کی حقدار نہیں تھی، لیکن یہ دیکھنا اس کا فرض ہے کہ آیا مدعی کی طرف سے اس طرح ظاہر کی گئی تشخیص من مانی طور پر مسترد ہونے کے جوابدہ ہے اور اسے مناسب تشخیص دینے اور اسی کے مطابق عدالتی فیس ادا کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے، اور چونکہ نقل میں کیے گئے دعوے سے یہ واضح تھا کہ مدعی نے من مانی تشخیص دے کر مقدمے کی قدر کم کی تھی، لہذا ٹرائل کورٹ کا منظور کردہ حکم درست تھا اور مقدمے کی سماعت تب ہی کی جاسکتی تھی جب اپیل گزار مدعی نے تشخیص کو درست کیا اور نامکمل عدالتی فیس ادا کی۔ لہذا اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1. جہاں عدالتی فیس کا سوال دائرہ اختیار سے منسلک ہے، مدعا علیہ کو اعتراض اٹھانے کا حق ہے اور عدالت کو اس کا فیصلہ ابتدائی مسئلے کے طور پر کرنا چاہیے۔ لیکن ان معاملات میں جہاں دعویٰ لا محدود دائرہ اختیار کی عدالت میں دائر کیا جاتا ہے، مدعی کی طرف سے ظاہر کردہ تشخیص یا عرضی دعویٰ یا اپیل کے میمورنڈم میں دعویٰ کردہ راحت پر عدالتی فیس کی رقم کی ادائیگی کو درست سمجھا جانا چاہیے۔ تاہم، یہ عدالت کو لا محدود دائرہ اختیار کی عدالتوں میں دائر مقدمات میں بھی اس بات کی جانچ کرنے سے نہیں روکتا ہے کہ آیا عرضی دعویٰ میں دعووں کی تشخیص من مانی ہے یا نہیں۔

S.R.A.S.S سٹپا چیٹیاری بنام S.R.A.R رامنا تھن چیٹیاری، SCR [1958] 1024؛ عبد الحمید شمس بنام عبد الماجد و دیگران، [1988] 2 ایس سی سی 575؛ آر ایس جادھو دیسائی بنام ایس وی جادھو دیسائی، [1918] پی سی 188؛ میناکشی سندرم چیٹیاری بنام وینکٹا چلم چیٹیاری، [1980] 1 ایس سی سی 616 اور تارا دیوی بنام سری ٹھاکر رادھا کرشن مہاراج، [1987] 4 ایس سی سی 69، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

2.1 کیرالہ کورٹ فیس اینڈ سوٹ ویلیویشن ایکٹ، 1957 کی مختلف توضعیات یا کورٹ فیس ایکٹ، 1870 کی دفعہ 7 کی مختلف ذیلی شقوں میں موضوع کی تشخیص کے تین طریقوں پر غور کیا گیا ہے، یعنی بازاری بھاؤ، یا موضوع کے مطابق یا مدعی کے ذریعہ تخمینہ یا جس کے مطابق مانگی گئی راحت کی قدر کی جاتی ہے۔ مدعی کے تخمینے پر یا مانگی گئی راحت پر عدالتی فیس کی ادائیگی ایسے مقدمات میں فراہم کردہ ایک طریقہ ہے جہاں صحیح رقم معلوم نہیں ہے یا اس وقت تک معلوم ہونے کے قابل نہیں ہے جب تک کہ اس کا ثبوت پر فیصلہ نہ ہو جائے۔

2.2 کیرالہ ایکٹ کی دفعہ 36 کی ذیلی دفعہ (2) محصولات کے مفاد کو کافی حد تک محفوظ رکھتی ہے۔ سنٹرل ایکٹ میں بھی اسی طرح کی توضیحات موجود ہیں۔ لیکن مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت، عرضی دعویٰ آرڈر 7 قاعدہ 11 کے تحت مسترد ہونے کے جوابدہ ہے اگر اس کی قدر کم ہے۔ دونوں توضیحات کو یکجا کرنے کے لیے، ایک عرضی دعویٰ کی مکمل صوابدید پر چھوڑنا ہے کہ وہ مقدمے کی قدر کرے جیسا کہ وہ مناسب سمجھتا ہے اور دوسرا کہ اگر کسی عرضی دعویٰ کی قدر کم ہے تو اسے مسترد کرنے کے لیے، دعویٰ دائر کرنے سے متعلق مجموعہ ضابطہ دیوانی میں ظاہر کردہ اسکیم کی جانچ کرنا ضروری ہے۔

2.3 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دفعہ 15 میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی دعویٰ سب سے نچلے درجے کی عدالت میں دائر کیا جائے گا جو اس پر دعویٰ چلانے کے قابل ہو۔ سب سے نچلے درجے کی دعویٰ کیا ہے اور ریاستی قوانین کے ذریعے مقدمے کی کس نوعیت کا تعین اور ضابطہ کیا گیا ہے؟ اہلیت سے مراد محدود یا لامحدود حدود کا علاقائی یا مالی دائرہ اختیار ہے۔ محدود مالیاتی اختیار سماعت کی عدالتوں میں تشخیص بہت اہمیت رکھتی ہے۔ مدعی کسی خاص درجے کی عدالت سے بچنے کے مقاصد کے لیے دعویٰ زیادہ یا کم اہمیت دے سکتا ہے۔ سابقہ میں، عرضی دعویٰ کو مناسب عدالت میں پیش کرنے کے لیے آرڈر 7 قاعدہ 10 کے تحت واپس کیا جاسکتا ہے لیکن مؤخر الذکر میں، اسے جوابدہ کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ کم تشخیص مقدمے کی برقرار رکھنے کی جڑ تک جاتی ہے، اس لیے دعویٰ علیہ مقدمے کی نوعیت سے قطع نظر اعتراض اٹھانے کا حقدار ہے۔ تاہم، مدعا علیہ مدعی پر مقدمہ نہ کرنے کے لیے اسے ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کا حقدار نہیں ہے۔

2.4 لہذا، محدود مالیاتی اختیار سماعت کی عدالتوں میں دائر اکاؤنٹنگ یا شراکتداری اور اکاؤنٹنگ کو ختم کرنے کے مقدمات میں، مدعی کو قیمت کا انکشاف کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے جو من مانی نہیں ہے کیونکہ مدعا علیہ کے اعتراض پر عرضی دعویٰ مسترد ہونے کا جوابدہ ہے۔ لیکن لامحدود دائرہ اختیار کی عدالتوں کے سامنے دائر کیے گئے اس نوعیت کے مقدمات میں، مدعی کی طرف سے ظاہر کردہ تشخیص کو درست کے طور پر قبول کیا جاسکتا ہے۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تشخیص کی درستگی کی جانچ کرنے کا عدالت کا اختیار چھین لیا گیا ہے۔ اگر عرضی دعویٰ پر غور کرنے پر دعویٰ پہلی نظر میں مطمئن ہو کہ مدعی منصفانہ نہیں رہا ہے اور اس نے مقدمے یا راحت کو من مانی طور پر اہمیت نہیں دی ہے تو یہ مدعی کو اس کی مناسب قدر کرنے اور اس پر عدالتی فیس ادا کرنے کی ہدایت دینے

سے باز نہیں آتا ہے۔ لیکن مدعا علیہ کو اس طرح کا اعتراض اٹھانے کا کوئی حق نہیں ہے اور نہ ہی عدالت کو ثبوت پر جواب دعویٰ داخل کرنے کے بعد اس معاملے پر غور کرنا چاہیے۔

2.5 فوری معاملے میں، اپیل کنندہ مدعی کی طرف سے کیا گیا دعویٰ مدعا علیہ کی طرف سے کیے گئے دعوے کے جوابی دھماکے کے طور پر تھا۔ یہ دعویٰ درست تھا یا نہیں اس کا فیصلہ ثبوت سامنے آنے کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے، عدالت عالیہ، لامحدود دائرہ اختیار کی دعویٰ میں دائر مقدمے میں، اپیل کنندہ مدعی کو مقدمے کی از سر نو تشخیص کرنے اور اس پر عدالتی فیس ادا کرنے کی ہدایت کرنے کی حقدار نہیں تھی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4897، سال 1991۔

دیوانی ریویژن پٹیشن نمبر 1988، سال 1990 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے مورخہ 2.4.1991 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے این بھٹ اور مکمل مدگل۔

جواب دہندہ کے لیے جوزف ویلاپلی، کے جے جان اور مس دیپادکشت۔

عدالت کا فیصلہ آرام سہی، جسٹس نے سنایا۔

کیرالہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف ہدایت کی گئی اس اپیل میں غور کے لیے جو قانون کا سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا کیرالہ کورٹ فیس اینڈ سوٹ ویلوایشن ایکٹ، 1959 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کی دعویٰ 36 کے تحت ادا کی جانے والی عدالتی فیس کا حساب شراکت داری اور اکاؤنٹنگ کو ختم کرنے کے مقدمے میں مدعی کے حصے کی قیمت پر لگایا جاتا ہے جیسا کہ اس نے تخمینہ لگایا ہے یا جیسا کہ عدالت نے پایا ہے۔

کیرالہ ایکٹ کے تحت عدالتی فیس کا حساب ایکٹ کے باب IV کے تحت کیا جاتا ہے۔ اس کا دفعہ 35 اکاؤنٹس کے مقدمے اور دفعہ 36 شراکت داری کو ختم کرنے کے مقدمے سے متعلق ہے۔ چونکہ اس اپیل کا تعلق صرف دفعہ 36 سے ہے اس لیے اسے ذیل میں اخذ کیا گیا ہے:

"36. شراکت داری کو ختم کرنے کے دعویٰ - (1) شراکت داری اور

کھاتوں کو ختم کرنے کے دعویٰ میں یا تحلیل شدہ شراکت داری کے کھاتوں

کے لیے، فیس کا حساب مدعی کے تخمینے کے مطابق شراکت داری میں مدعی کے حصے کی قیمت پر کیا جائے گا۔

(2) اگر عرضی دعویٰ کے حصص کی قیمت جیسا کہ مقدمے میں طے شدہ قیمت، عرضی دعویٰ کے حق میں کوئی ڈگری، یا کوئی ابتدائی ڈگری، کوئی حتمی ڈگری سے تجاوز نہیں کرتی ہے، تو شراکت داری کے اثاثوں سے کوئی ادائیگی نہیں کی جائے گی اور عرضی دعویٰ کے حصے کے لیے کوئی جائیداد فراہم نہیں کی جائے گی، جب تک کہ اصل میں ادا کی گئی فیس اور قابل ادائیگی فیس کے درمیان فرق ادا نہیں کیا جاتا، اگر دعویٰ اس طرح کی پوری قیمت پر مشتمل ہوتا۔

(3) کوئی حتمی ڈگری منظور نہیں کی جائے گی، کوئی رقم ادا نہیں کی جائے گی اور کسی دعویٰ علیہ کے حق میں کسی بھی ایسے مقدمے میں جائیداد کی فراہمی نہیں کی جائے گی جو شراکت داری کے اثاثوں میں اس کے حصے کے لیے یا اس کی وجہ سے ہو، جب تک کہ شراکت داری کے اثاثوں میں اس کے حصے کی رقم یا قیمت پر شمار شدہ فیس ادا نہ کی جائے۔"

ایکٹ کے باب IV میں اپنائی گئی اسکیم دفعہ 7 (iv) اور کورٹ فیس ایکٹ، سال 1870 کی مختلف ذیلی شقوں کے ذریعہ فراہم کردہ عدالتی فیس کے حساب کے طریقہ کار سے مشابہت رکھتی ہے۔ دفعہ 7 (iv) کی شق (f) درج ذیل ہے:

"(f) کھاتوں کے لیے۔

اس رقم کے مطابق جس پر مانگی گئی راحت عرضی دعویٰ یا اپیل کی یادداشت میں قابل قدر ہے۔"

کیرالہ ایکٹ کے مختلف توجیحات یا مرکزی ایکٹ کے دفعہ 7 کی مختلف ذیلی شقوں میں موضوع کی قیمت کے تین طریقوں پر غور کیا گیا ہے، یعنی بازاری بھاؤ کے مطابق، یا مدعی کے ذریعہ موضوع یا تخمینہ یا اس رقم کے مطابق جس پر مانگی گئی راحت کی قدر کی جاتی ہے۔ مدعی کے تخمینے پر یا مانگی گئی راحت پر عدالتی فیس کی ادائیگی ایسے مقدمات میں فراہم کردہ ایک طریقہ ہے جہاں صحیح رقم معلوم نہیں ہے یا اس وقت تک معلوم ہونے کے قابل نہیں ہے جب تک کہ اس کا ثبوت پر فیصلہ نہ ہو جائے۔ S.R.A.S.S. سٹپا چیٹیاری بنام S.R.A.R. رامنا تھن چیٹیاری، [1958] SCR

1024 میں اس عدالت نے 1870 کے ایکٹ کی دفعہ 7 (iv) کے تحت آنے والے مقدمات میں عدالتی فیس کی گنتی کے منصوبے کی جانچ کرتے ہوئے مشاہدہ کیا،

"اگر دفعہ 7 کے متعدد ذیلی حصوں کے تحت آنے والے مقدمات میں قابل ادائیگی فیسوں کی گنتی کے لیے مقرر کردہ اسکیم پر غور کیا جائے تو یہ واضح ہو جائے گا کہ ذیلی دفعہ (iv) کے تحت آنے والے مقدموں کے سلسلے میں، ایک رواں کی گئی ہے اور مدعی کو عدالتی فیس کے مقاصد کے لیے اپنے دعوے کی قدر کرنے کی آزادی دی گئی ہے۔ اس توضیح کی نظریاتی بنیاد یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایسے معاملات میں جن میں مدعی کو اپنے دعوے کی قدر کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے، کسی بھی درستگی یا قطعی حیثیت کے ساتھ دعوے کی قدر کرنا واقعی مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مقننہ نے عدالتی فیس کی ادائیگی کے لیے اپنے دعوے کی قدر کرنے کا اختیار مدعی پر چھوڑ دیا ہے۔ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ دفعہ 7 (iv) (b) کے تحت آنے والے مقدمات میں مدعی کی طرف سے تقسیم کے اپنے دعوے کی قیمت کے طور پر بیان کردہ رقم کو عام طور پر عدالت کو مذکورہ راحت کے سلسلے میں قابل ادائیگی عدالتی فیس کا حساب لگانے میں قبول کرنا ہوتا ہے۔"

کیرالہ ایکٹ کی دفعہ 36 کے تحت شراکت داری اور اکاؤنٹنگ کو ختم کرنے کے لیے دائر کیے گئے مقدمات پر بھی یہی استدلال لاگو ہوتا ہے۔

تاہم سوال یہ ہے کہ آیا تشخیص کا انکشاف مکمل صوابدید یا مدعی کے اختیار میں ہے یا مدعا علیہان اس پر اعتراض کر سکتے ہیں اور عدالت کے ذریعے فیصلہ دیا جاسکتا ہے، اور اگر ایسا ہے تو کن معاملات میں۔ اسے چیڈیار کے معاملے (اوپر) میں کھلا چھوڑ دیا گیا تھا۔ مرکزی اور ریاستی قوانین کی توضیحات پہلے ہی حاصل کی جا چکی ہیں۔ کیرالہ ایکٹ کی دفعہ 36 کی ذیلی دفعہ (2) محصولات کے مفاد کو کافی حد تک محفوظ رکھتی ہے۔ سنٹرل ایکٹ میں بھی اسی طرح کی توضیحات موجود ہیں۔ لیکن مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت عرضی دعویٰ آرڈر 7 قاعدہ 11 کے تحت مسترد ہونے کے جوابدہ ہے اگر اس کی قدر کم ہے۔ دونوں توضیحات کو کیسے ملایا جائے، ایک عرضی دعویٰ کی مکمل صوابدید پر چھوڑنا کہ وہ دعویٰ کی قدر کرے جیسا کہ وہ مناسب سمجھتا ہے اور دوسرا کہ اگر اس کی قدر کم ہو تو اسے مسترد کر دیا جائے۔ اس کے لیے دعویٰ دائر کرنے سے متعلق مجموعہ ضابطہ دیوانی میں ظاہر کردہ اسکیم کی جانچ کرنا

ضروری ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا دفعہ 15 (اس کے بعد 'مجموعہ ضابطہ فوجداری' کہا جاتا ہے)۔ بشرطیکہ کوئی دعویٰ سب سے نچلی عدالت میں دائر کیا جائے گا جو اس پر دعویٰ چلانے کے قابل ہو۔ سب سے نچلے درجے کی دعویٰ کیا ہے اور ریاستی قوانین کے ذریعے مقدمے کی کس نوعیت کا تعین اور ضابطہ کیا گیا ہے؟ اہلیت سے مراد محدود یا لامحدود حدود کا علاقائی یا مالی دائرہ اختیار ہے۔ محدود مالیاتی اختیار سماعت کی عدالتوں میں تشخیص بہت اہمیت رکھتی ہے۔ مدعی کسی خاص درجے کی عدالت سے بچنے کے مقاصد کے لیے دعویٰ زیادہ یا کم اہمیت دے سکتا ہے۔ سابقہ میں عرضی دعویٰ کو آرڈر 7 قاعدہ 10 کے تحت مناسب عدالت میں پیش کرنے کے لیے واپس کیا جاسکتا ہے لیکن مؤخر الذکر میں اسے جوابدہ کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ کم تشخیص مقدمے کی برقرار رکھنے کی جڑ تک جاتی ہے اس لیے دعویٰ علیہ مقدمے کی نوعیت سے قطع نظر اعتراض اٹھانے کا حقدار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دعویٰ نے عبد الحمید شمسی بنام عبد الماجد ودیگران، [1988] 2 ایس سی سی 575 میں مدعی کے اپنے تخمینے کے مطابق مقدمے کی قدر کرنے کے حق کو برقرار رکھتے ہوئے کہا کہ اسے "اس طرح کی راحت میں کوئی بھی تشخیص کرنے کا مطلق حق یا اختیار نہیں دیا گیا ہے۔" لیکن یہ محدود مالیاتی اختیار سماعت کا معاملہ تھا جس میں مدعا علیہ اعتراض کر سکتا تھا کیونکہ من مانی کم تشخیص کے نتیجے میں عرضی دعویٰ کو مسترد کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح کے حق کو لامحدود دائرہ اختیار کے مقدمات میں ایک سے زائد وجوہات کی بنا پر مسترد کیا جانا چاہیے۔ ایک مدعا علیہ، جیسا کہ آر ایس جادو دیسائی بنام ایس وی جادو دیسائی، 1918 پی سی 188 میں پریوی کونسل نے مشاہدہ کیا ہے، مدعی پر مقدمہ نہ کرنے کے لیے اسے ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کا حقدار نہیں ہے۔ پھر، مقدمے کی نوعیت کے مطابق دعویٰ علیہ، عام طور پر، اس کے عدالتی فیصلہ میں تاخیر کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے جو بعض اوقات مقدمے کے مقصد کو مایوس کر سکتا ہے۔ مزید برآں، مرکزی ایکٹ اور ریاستی قوانین کی توضیحات اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ ریاست کے مفاد کو اس بات سے نقصان نہ پہنچے کہ کوئی ڈگری پاس یا اس پر عمل درآمد نہیں کیا جائے گا جب تک کہ عدالت کی فیس ظاہر کردہ قیمت اور اس رقم کے درمیان فرق پر ادانہ کی جائے جس کے لیے دعویٰ درج کیا گیا ہے۔ میناکشی سندرم چیٹیاری بنام وینکٹا چلم چیٹیاری، [1980] 1 ایس سی سی 616 میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ اگرچہ محصولات کے نقصان کو محاسبہ کرنے کے مقدمے میں قانونی التزام کے ذریعے یقینی بنایا جاتا ہے، پھر بھی مدعی کا فرض ہے کہ وہ اس رقم کا مناسب تخمینہ دے جس کے لیے وہ دعویٰ کرتا ہے۔ اس کی وجہ واضح طور پر ایماندار ہونے اور عدالت سے رجوع کرتے وقت انصاف پر اصرار تھا۔ یہ مشاہدہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے آرڈر 7 قاعدہ 11 کے ذریعے عدالت پر عائد ڈیوٹی کی وجہ سے کیا گیا تھا، لیکن اس بات کا کوئی اشارہ نہیں ہے کہ آیا دعویٰ محدود مالیاتی اختیار سماعت

کی عدالت میں دائر کیا گیا تھا۔ اس طرح یہ حل کیا جاسکتا ہے کہ محدود مالیاتی اختیار سماعت کی عدالتوں میں دائر اکاؤنٹنگ یا شراکتداری اور اکاؤنٹنگ کو ختم کرنے کے مقدمات میں مدعی کو قیمت کا انکشاف کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے جو من مانی نہیں ہے کیونکہ مدعا علیہ کے اعتراض پر عرضی دعویٰ مسترد ہونے کا جوابدہ ہے۔ لیکن لا محدود دائرہ اختیار کی عدالتوں کے سامنے دائر کیے گئے اس نوعیت کے مقدمات میں مدعی کی طرف سے ظاہر کردہ تشخیص کو درست کے طور پر قبول کیا جاسکتا ہے۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تشخیص کی درستگی کی جانچ کرنے کا عدالت کا اختیار چھین لیا گیا ہے۔ اگر عرضی دعویٰ پر غور کرنے پر دعویٰ پہلی نظر میں مطمئن ہو کہ مدعی منصفانہ نہیں رہا ہے اور اس نے مقدمے یا راحت کو من مانی طور پر اہمیت نہیں دی ہے تو یہ مدعی کو اس کی مناسب قدر کرنے اور اس پر عدالتی فیس ادا کرنے کی ہدایت دینے سے باز نہیں آتا ہے۔ تارا دیوی بنام سری ٹھاکر رادھا کرشن مہاراج، [1987] 4 ایس سی سی 69 میں اس عدالت نے مشاہدہ کیا، "اب سٹیپا چیٹیاری بنام رامنا تھن چیٹیاری اور میناکشی سندرم چیٹیاری بنام وینکٹا چلم چیٹیاری میں اس عدالت کے فیصلوں سے یہ اچھی طرح طے ہو گیا ہے کہ عدالتی فیس ایکٹ، 1870 کی دفعہ 7 (iv) (c) کے تحت آنے والے نتیجے میں راحت کے ساتھ اعلا میے کے مقدمے میں، مدعی عرضی دعویٰ میں مانگی گئی راحت کا اپنا اندازہ لگانے کے لیے آزاد ہے اور عدالتی فیس اور دائرہ اختیار دونوں کے مقاصد کے لیے اس طرح کی تشخیص کو عام طور پر قبول کرنا پڑتا ہے۔ یہ صرف ان صورتوں میں ہے جہاں مقدمے کے حقائق اور حالات پر غور کرنے پر عدالت کے سامنے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تشخیص من مانی، غیر معقول ہے اور شکایت کو واضح طور پر کم سمجھا گیا ہے، عدالت تشخیص کی جانچ کر سکتی ہے اور اس پر نظر ثانی کر سکتی ہے۔" لیکن مدعا علیہ کو اس طرح کا اعتراض اٹھانے کا کوئی حق نہیں ہے اور نہ ہی عدالت کو ثبوت پر جواب دعویٰ داخل کرنے کے بعد اس معاملے پر غور کرنا چاہیے۔ اس طرح اس پہلو پر قانون کو اس طرح لیا جانا چاہیے:

(1) جہاں عدالتی فیس کا سوال دائرہ اختیار سے منسلک ہے، مدعا علیہ کو اعتراض اٹھانے کا حق ہے اور عدالت کو اس کا فیصلہ ابتدائی مسئلے کے طور پر کرنا چاہیے۔

(2) لیکن ان معاملات میں جہاں دعویٰ لا محدود دائرہ اختیار کی عدالت میں دائر کیا جاتا ہے، مدعی کی طرف سے ظاہر کردہ تشخیص یا عرضی دعویٰ یا اپیل کے میمورنڈم میں دعویٰ کردہ راحت پر عدالتی فیس کی رقم کی ادائیگی کو درست سمجھا جانا چاہیے۔

(3) یہ عدالت کو لا محدود دائرہ اختیار کی عدالتوں میں دائر مقدمات میں بھی اس بات کی جانچ کرنے سے نہیں روکتا ہے کہ آیا عرضی دعویٰ میں بیان کردہ تشخیص من مانی ہے یا نہیں۔

حقائق پر آتے ہوئے یہ تنازعہ مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان پیدا ہوا جو حقیقی بھائی ہیں جو 1953 سے شراکت میں کاروبار کر رہے تھے۔ مدعی کا حصہ 7/16 تھا جبکہ مدعا علیہ کا حصہ 9/16 تھا۔ پیدا ہونے والے اختلافات کے نتیجے میں مدعی۔ اپیل کنندہ نے مستقل حکم امتناعی کے لیے دعویٰ دائر کیا جس میں دفاع یہ تھا کہ شراکت مارچ 1981 میں ختم ہو گئی تھی۔ لہذا، مدعی نے موجودہ دعویٰ اس اعلان کے لیے دائر کیا کہ شراکت داری ختم ہو گئی ہے اور مدعا علیہ حساب کی حوالگی کا جوابدہ ہے۔ عدالتی فیس اور دائرہ اختیار کے مقاصد کے لیے مقدمے کی قیمت 10,050 روپے تھی۔ یہ بھی ذکر کیا گیا کہ مدعی کے حق میں واجب الادا رقم زائد ہونے کی صورت میں وہ اس پر عدالتی فیس ادا کرے گا۔ جواب دعویٰ میں مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ مدعی نے بمبئی میں فرم کے کھاتے سے بڑی رقم نکالی تھی جس کی مدعی بنیادی طور پر دیکھ بھال کر رہا تھا اور اس لیے درحقیقت یہ مدعا علیہ ہی تھا جو مدعی سے بڑی رقم کا حساب کتاب کرنے کا حقدار تھا۔ اس کے جواب میں مدعی نے نقل میں دعویٰ کیا کہ تحلیل کی تاریخ یعنی مارچ 1981 سے مدعی کو اٹھائیس لاکھ روپے کی رقم واجب الادا تھی۔ نقل میں اٹھائی گئی عرضی اور دعویٰ علیہ کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراض کے پیش نظر مقدمے کی تشخیص کے بارے میں اضافی مسئلہ وضع کیا گیا۔ اس مسئلے کا فیصلہ ابتدائی مسئلے کے طور پر کیا گیا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ عرضی دعویٰ اس بارے میں خاموش ہے کہ ایکٹ کی دعویٰ 36 کے تحت کون سی راحت قابل قدر ہے۔ تاہم عدالت نے فیصلہ دیا کہ عرضی دعویٰ سے یہ واضح ہے کہ اعلانیہ راحت اور اکاؤنٹ کی ادائیگی کے لیے راحت ایکٹ کی دعویٰ 36 کے تحت قابل قدر ہے۔ ٹرائل کورٹ نے پایا کہ مدعی کی طرف سے دائر نقل کے پیش نظر کہ شراکت داری کو تحلیل کرنے پر اس کے پاس اٹھائیس لاکھ روپے کی رقم واجب الادا تھی، یہ واضح تھا کہ اس مقدمے کی قدر کم تھی۔ نتیجتاً، اس نے مدعی کو ایک ہفتے کے اندر تشخیص کو درست کرنے اور نامکمل عدالتی فیس ادا کرنے کی ہدایت کی۔ نظر ثانی میں عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اگرچہ عدالت عام طور پر مدعی کی طرف سے دکھائی گئی تشخیص کی درستگی کا جائزہ لینے کی حقدار نہیں ہے لیکن یہ دیکھنا اس کا فرض ہے کہ آیا مدعی کی طرف سے اس طرح ظاہر کی گئی تشخیص من مانی طور پر مسترد ہونے کے جوابدہ ہے اور اسے مناسب تشخیص دینے اور اسی کے مطابق عدالتی فیس ادا کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔ اس نے مؤقف اختیار کیا کہ چونکہ نقل میں کیے گئے دعوے سے یہ واضح ہے کہ مدعی نے من مانی تشخیص دے کر مقدمے کی قدر کم کی تھی، لہذا ٹرائل کورٹ کا حکم درست تھا اور مدعی کے تشخیص کو درست کرنے اور نامکمل عدالتی فیس ادا کرنے

کے بعد ہی مقدمے کی سماعت کی جاسکتی ہے۔ اس سلسلے میں نقل میں متعلقہ الزام ذیل میں اخذ کیا گیا ہے:

" مدعی مدعا علیہ سے اکاؤنٹس کے بندوبست کے وقت 14-3-1981 سے 28,00,000 کی رقم وصول کرنے کا حقدار ہے جس تاریخ کو فرم کی تحلیل کی تاریخ کے طور پر لیا جاسکتا ہے جیسا کہ ذیل میں تفصیل سے بتایا گیا ہے۔....."

یہ مدعا علیہ کے دعوے کے جوابی دھماکے کے طور پر تھا۔ یہ دعویٰ درست تھا یا نہیں اس کا فیصلہ ثبوت سامنے آنے کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے۔ ہماری رائے میں، عدالت عالیہ لا محدود دائرہ اختیار کی دعویٰ میں دائر مقدمے میں مدعی کو مقدمے کی از سر نو تشخیص کرنے اور اس پر عدالتی فیس ادا کرنے کی ہدایت کرنے کی حقدار نہیں تھی۔

علیحدگی سے پہلے ہم مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ دعویٰ 1983 میں دائر کیا گیا تھا لیکن مدعا علیہ نے اعتراض اٹھاتے ہوئے اور عدالت نے اسے مدعو کرتے ہوئے صرف ابتدائی معاملے پر مقدمے میں نو سال کی تاخیر کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے کیرالہ ایکٹ کی دفعہ 36 کی توضیح کو اس انداز میں سمجھا ہے تاکہ اس طرح کے تکرار سے بچا جاسکے۔

نتیجے میں یہ اپیل کامیاب ہو جاتی ہے اور اس کی اجازت دی جاتی ہے۔ درج ذیل مقدموں کا حکم جس میں اپیل کنندہ کو مقدمے کی از سر نو تشخیص کرنے اور اس پر عدالتی فیس ادا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، خارج کر دیا جاتا ہے۔ ٹرائل کورٹ کو اب قانون کے مطابق دعویٰ فیصلہ کرنے کے لیے آگے بڑھنا چاہیے۔ اپیل کنندہ پورے وقت اپنے اخراجات کا حقدار ہوگا۔

اپیل منظور کی گئی۔